سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰن: تعارف اور خصوصیات

حاصلاتِ تعلم

اس سورۂ مبارکہ کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں کہ:

1- تلاوتِ قرآنِ مجید کے آداب پر عمل کر سکیں۔
2- سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰن کا تعارف کروا سکیں۔
3- سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰن کے مرکزی مضامین اخذ کر سکیں۔
4- سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰن کا بامحاورہ ترجمہ کر سکیں اور اس کا فہم حاصل کر سکیں۔
5- سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰن کی امتحان کے لیے منتخب آیات کا بامحاورہ ترجمہ سیکھ کر جائزہ کے قابل ہو سکیں۔
6- سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰن کے منتخب الفاظ کے معانی جان سکیں۔
7- سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰن میں مذکور قرآنی دعاؤں کو ترجمہ کے ساتھ یاد کر سکیں۔

سوال 1: سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰن کا تعارف اور خصوصیات تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰن کا تعارف اور خصوصیات

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰن قرآنِ کریم کی ترتیب کے اعتبار سے تیسری سورت ہے۔ اس کے 20 رکوع اور دو سو (200) آیات ہیں۔ حضرت عمران حضرت مریم علیہا السلام کے والد کا نام ہے۔ حضرت مریم علیہا السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ہیں اور بہت فضیلت والی خاتون ہیں۔ ''اٰلِ عمران'' کا مطلب ہے: ''عمران کا خاندان''۔ اس سورت کی آیات تینتیس (33) تا سینتیس (37) میں اس خاندان کا ذکر آیا ہے، اس لیے اس سورت کا نام ''سورۂ اٰل عمرٰن'' ہے۔ سورۂ اٰل عمرٰن کا ایک نام زہرا اور ایک نام امان بھی ہے۔

اس سورت کے اکثر حصے اس دَور میں نازل ہوئے ہیں جب مسلمان مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ آ گئے تھے، مگر یہاں بھی کفار کے ہاتھوں انھیں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ سب سے پہلے غزوۂ بدر پیش آیا، جس میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو غیر معمولی فتح عطا فرمائی اور کفار کے بڑے بڑے سردار مارے گئے۔ اس شکست کا بدلہ لینے کے لیے اگلے سال انھوں نے مدینہ منورہ پر حملہ کیا اور غزوۂ اُحد پیش آیا۔ ان دونوں غزوات کا ذکر اس سورت میں آیا ہے اور ان سے متعلق مسائل پر قیمتی ہدایات عطا فرمائی گئی ہیں۔ غزوۂ احد کا ذکر زیادہ تفصیل کے ساتھ آیا ہے۔ اس کے علاوہ عیسائیوں کے وفد نجران کے ساتھ مباہلہ کا بھی ذکر ہے۔

آیت مباہلہ

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰن کی آیت اکسٹھ (61) آیت مباہلہ کہلاتی ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو غیر مسلموں کے ساتھ مباہلہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ مباہلہ کا معنیٰ ہے کہ کسی عقیدہ کے بارے میں مختلف آرا رکھنے والے لوگ نہایت عاجزی سے اللہ تعالیٰ کے دربار میں یہ دعا کریں کہ ان میں سے جو جھوٹا ہو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔

مباہلہ کا واقعہ

مباہلہ کا مختصر پس منظر یہ ہے کہ عرب کے ایک علاقے نجران سے عیسائیوں کا ایک وفد حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی خدمت

اقدس میں حاضر ہوا۔ یہ وفد ساٹھ افراد پر مشتمل تھا۔ ان میں چودہ بڑے سردار بھی تھے، پھر ان سرداروں میں تین افراد بہت خاص تھے اور ان کے دینی و دنیاوی معاملات وہی تین افراد دیکھتے تھے۔ یہ وفد حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی نبوت کی خبر سن کر آپ خاتم النبیین ﷺ سے مناظرہ کرنے کی غرض سے آیا تھا، لہٰذا ان لوگوں نے اپنے گمراہ کن عقائد، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خدا ہونے اور خدا کا بیٹا ہونے پر دلائل دینا شروع کر دیے۔

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے تمام دلائل سماعت فرما کر ایک ایک دلیل کو رد فرمایا اور وہ لوگ لاجواب ہوتے چلے گئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰن کی آیت نمبر 61 میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو ان سے مباہلہ کرنے کا حکم دیا۔

یہ حکم نازل ہونے کے بعد حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو لے کر نجران کے وفد کے پاس مباہلہ کے لیے تشریف لائے۔ جب پادریوں نے یہ روشن چہرے دیکھے تو کہا کہ اگر تم نے ان سے مباہلہ کیا تو یاد رکھو تمھارا نام ونشان تک مٹ جائے گا۔ چنانچہ انھوں نے مباہلہ کرنے سے گریز کیا اور پیش کش کی کہ آپ ہم سے جو چاہتے ہیں ہم دینے کے لیے تیار ہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے اُن پر جزیہ مقرر فرما دیا جس کی وصولی کے لیے آپ خاتم النبیین ﷺ نے حضرت عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ جنھیں آپ خاتم النبیین ﷺ نے امین اُمت کا خطاب عنایت فرمایا تھا، اُن کے ساتھ بھیج دیا۔

اس کے بعد حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اللہ تعالیٰ کا عذابِ نجران کے نزدیک آ چکا تھا اور اگر یہ مباہلہ کرتے تو انھیں جانور بنا دیا جاتا، ان کی وادی میں آگ بھڑکتی رہتی اور انھیں ملیامیٹ کر دیا جاتا۔ یہاں تک کہ درختوں پر پرندے بھی ہلاک ہو جاتے اور سال ختم ہونے سے پہلے سارے نصاریٰ موت کے گھاٹ اُتر جاتے۔

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰن کی خصوصیات

احادیث نبویہ میں سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰن کی بہت سی خصوصیات بیان ہوئی ہیں جن میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

1- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو روشن سورتوں سُوْرَةُ الْبَقَرَة اور سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰن کو پڑھا کرو، کیوں کہ یہ دونوں قیامت کے دن اس طرح آئیں گی جیسے بادل ہوں یا جیسے پرندوں کی دو صف بستہ جماعتیں ہوں نیز وہ اپنے پڑھنے والوں کے لیے شفاعت کریں گی۔ (صحیح مسلم، حدیث: 805)

2- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے زمانے میں جو شخص سُوْرَةُ الْبَقَرَة اور سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰن کا عالم ہوتا تھا اسے بہت اہمیت اور عزت دی جاتی تھی۔ (مسند احمد، حدیث: 12216)

3- سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نبی خاتم النبیین ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، میں نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا سورۂ بقرہ سیکھو، اس کی تعلیم حاصل کرنا باعث برکت ہے اور اسے چھوڑنا باعث حسرت ہے، باطل پرست اس پر غالب نہیں آ سکتے۔ پھر آپ خاتم النبیین ﷺ کچھ دیر کے لیے ٹھہر گئے اور پھر فرمایا: سُوْرَةُ الْبَقَرَة اور سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰن سیکھو، یہ دونوں چمک دار اور خوب صورت سورتیں ہیں، یہ روزِ قیامت اپنے پڑھنے والوں کو اس طرح ڈھانپ لیں گی گویا کہ دو بادل ہوں یا دو سایہ دار چیزیں یا پر پھیلائے ہوئے پرندوں کے دو غول ہوں۔ (مسند احمد: 8482)

4- حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جو شخص جمعہ کے دن سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰن کی تلاوت کرتا ہے تو رات تک فرشتے اس کے لیے دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ (دارمی، حدیث نمبر: ۳۳۹۷)

5- نبی رحمت حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: اللہ کا اسمِ اعظم ان دو آیتوں میں ہے:

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اور سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کی ابتدائی آیت الٓمّٓ ۝ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝
میں ہے۔ (سنن ابوداؤد: 1496)

وال 2: سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کی روشنی میں غزوۂ اُحد پر نوٹ لکھیں۔

اب: غزوۂ احد

غزوۂ اُحد حق و باطل کے درمیان برپا ہونے والا دوسرا بڑا معرکہ ہے۔ یہ غزوہ سات شوال المکرم تین ہجری بروز ہفتہ مدینہ منورہ کے قریب
د نامی پہاڑ کے پاس ہوا۔ یہ غزوہ مشرکینِ مکہ کے خلاف لڑا گیا۔ اس غزوہ میں مسلمانوں کی قیادت حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے
ائی، جب کہ مشرکین مکہ کا سردار اس وقت ابوسفیان تھا۔ تین ہزار افراد پر مشتمل مشرکین مکہ کا لشکر بھرپور تیاری سے مسلمانوں پر حملہ آور ہوا۔ غزوۂ
حد میں کفار کے مقابلے میں مسلمانوں کی تعداد ایک ہزار سے بھی کم تھی لیکن اُن کے حوصلے بلند اور ایمان مضبوط تھا۔

زوۂ اُحد کے لیے روانگی

چھے شوال المکرم تین ہجری کو جمعہ کی نماز کے بعد آپ خاتم النبیین ﷺ مشرکین مکہ کا مقابلہ کرنے کے لیے ایک ہزار مجاہدین کے لشکر کو
لے کر روانہ ہوئے۔ مدینہ سے باہر جا کر لڑنے کے فیصلے کو بہانہ بنا کر منافقین کا سردار عبداللہ بن ابی اپنے تین سو ساتھیوں کو لے کر لشکر سے الگ ہو گیا۔
اس نے بہانہ یہ بنایا کہ شہر کے اندر رہ کر جنگ لڑنے کا اس کا مشورہ نہیں مانا گیا۔ ان لوگوں کے نکل جانے کی صورت میں اسلامی لشکر کے افراد کی تعداد
اور کم ہو گئی۔ اگلے دن اُحد پہاڑ کے دامن میں دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے۔ پہاڑ کے ایک دَرّے پر حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت
عبداللہ بن جُبَیر رضی اللہ عنہ کی قیادت میں پچاس تیر اندازوں کا دستہ مقرر کیا تا کہ دشمن اس جانب سے مسلمانوں پر حملہ آور نہ ہو سکے۔ آپ
خاتم النبیین ﷺ نے درّے پر مقرر مجاہدین کو تاکید فرمائی کہ جب تک انھیں حکم نہ ملے اس جگہ کو ہرگز نہ چھوڑیں۔

دونوں فوجوں کا ٹکراؤ

عرب کے دستور کے مطابق کفار کا علم بردار طلحہ صف سے آگے آیا اور مقابلے کے لیے للکارا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس کے مقابلے کے لیے
نکلے اور اسے واصلِ جہنم کر دیا۔ اس پر طلحہ کا لڑکا جوشِ انتقام سے نکلا تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر اس کا خاتمہ کر دیا۔ اب عام لڑائی شروع ہوئی۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ دشمن کی فوج کی صفوں میں گھس گئے اور انھیں خوب قتل کیا، معرکہ کے شروع میں مسلمان
الب آنے لگے اور کچھ دیر بعد کفار شکست کھا کر فرار ہونے لگے۔ مسلمان سمجھے کہ وہ جنگ جیت گئے ہیں، اس صورتِ حال میں درّے پر مقرر مجاہدین
، جماعت میں سے چند مجاہدین کے علاوہ باقی نے اپنی جگہ چھوڑ دی۔ دشمن فوج نے اس موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے اُس دَرّہ پر کسی طرح قبضہ کر لیا اور
لمانوں پر دوبارہ حملہ آور ہو گئے۔

پ خاتم النبیین ﷺ کی شہادت کی افواہ

مزید برآں یہ افواہ بھی اڑا دی گئی کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ معاذ اللہ شہید کر دیے گئے ہیں۔ اس جھوٹی خبر نے مسلمانوں کے حوصلے
ت کر دیے اور وہ اِدھر اُدھر بکھر گئے، تاہم کچھ جاں نثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی پاک خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ ثابت قدمی سے ڈٹے رہے اور
پ خاتم النبیین ﷺ کی حفاظت کا فریضہ سرانجام دیا۔ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ، اور حضرت
کرم اللہ وجہہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ کفار کے دوبارہ حملے میں حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کا چہرہ مبارک زخمی ہوا اور دندان مبارک بھی شہید
گئے۔ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو معلوم ہوا کہ آپ خاتم النبیین ﷺ کی شہادت کی افواہ جھوٹی تھی تو انھوں نے دوبارہ اکٹھے ہو کر کفار کا ڈٹ کر
لہ کیا۔ مسلمانوں کی بہادری اور جذبہ دیکھ کر کافروں نے لڑائی سے پیچھے ہٹ جانے میں ہی عافیت سمجھی اور میدانِ جنگ چھوڑ کر مکہ مکرمہ واپس

بھاگ گئے۔

جنگ کا نتیجہ

غزوۂ اُحد میں ستر (70) مسلمانوں نے جامِ شہادت نوش کیا، جن میں سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ اس غزوہ میں یہ بات عملی طور پر ثابت ہو گئی کہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے حکم کو فراموش کرنے اور نظم و ضبط ترک کرنے سے کتنا نقصان اٹھانا پڑ سکتا ہے۔

سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ: بنیادی مضامین اور اہم نِکات

سوال 3: سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کے بنیادی مضامین تحریر کریں۔

جواب: مرکزی مضمون

سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کا مرکزی مضمون ''اہلِ کتاب کی غلطیوں کا پردہ چاک کرنا اور اہلِ اسلام کو ان کی ذمہ داریوں کا احساس دلانا'' ہے۔ اس سورت میں ساری دُنیا کے انسانوں کو یہ بتا دیا گیا ہے کہ انسانوں کی تمام بکھری ہوئی جماعتوں اور گروہوں کا اتحاد و اتفاق اگر ہو سکتا ہے تو صرف اسلام کے جھنڈے کے نیچے اور حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی قیادت میں ہی ہو سکتا ہے۔

دو گروہوں کا ذکر

سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کا خطاب خصوصیت کے ساتھ دو گروہوں کی طرف ہے:

-1 ایک اہل کتاب یعنی یہودی اور مسیحی۔

-2 دوسرے وہ لوگ جو حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ پر ایمان لائے ہیں۔

پہلے گروہ کو اسی طرز پر مزید تبلیغ کی گئی ہے جس کا سلسلہ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ میں شروع کیا گیا تھا۔ ان کی اعتقادی گمراہیوں اور اخلاقی خرابیوں پر تنبیہ کرتے ہوئے انھیں بتایا گیا کہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ بھی اسی دین کی طرف بلا رہے ہیں جس کی دعوت شروع سے تمام انبیاء علیہم السلام دیتے چلے آئے ہیں۔ اس دین کے سیدھے راستے سے ہٹ کر جو راہیں تم نے اختیار کی ہیں، وہ خود ان کتابوں کی رُو سے بھی درست نہیں جن کو تم آسمانی کتابیں تسلیم کر چکے ہو۔ لہٰذا اس صداقت کو قبول کرو جس کے سچ ہونے سے تم خود بھی انکار نہیں کر سکتے۔

دوسرا گروہ جسے اب بہترین اُمت ہونے کی حیثیت سے حق کا علم بردار اور دُنیا کی اصلاح کا ذمہ دار بنایا جا چکا ہے، اس گروہ کو مزید ہدایات دی گئی ہیں۔ نیز انھیں پچھلی اُمتوں کے مذہبی اور اخلاقی زوال کا عبرت ناک نقشہ دکھا کر تنبیہ کی گئی ہے کہ ان کے نقشِ قدم پر چلنے سے بچیں۔ انھیں بتایا گیا ہے کہ ایک مصلح جماعت ہونے کی حیثیت سے وہ کس طرح کام کریں اور ان اہل کتاب اور منافقوں کے ساتھ کیا معاملہ کریں جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں طرح طرح کی رکاوٹیں ڈال رہے تھے۔ انھیں ان کی اپنی کمزوریوں کی اصلاح پر بھی متوجہ کیا گیا ہے۔

بنیادی مضامین

سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کے مضامین کو درج ذیل نِکات کی صورت میں بیان کیا جا سکتا ہے:

-1 اہلِ کتاب کے غلط عقائد کی اصلاح

اہلِ کتاب (یہودیوں اور مسیحیوں) کے غلط عقائد کی اصلاح کی گئی ہے۔ اہلِ کتاب کی خرابیوں، ان کا کفر کتمانِ حق، دنیا پرستی اور گمراہ کر سرگرمیوں کو بیان کیا گیا ہے۔

2- قدرت کی نشانیوں کا بیان

اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں بیان کر کے توحید پر دلائل دیے گئے ہیں۔

3- انفاق سے متعلق ہدایات

اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے سے متعلق اہم ہدایات دی گئی ہیں۔

4- سود کی حرمت

اس سورۃ میں سود کی حرمت کا واضح اعلان کیا گیا ہے۔

5- بیت اللہ کی فضیلت

اہلِ کتاب کے قبلہ اوّل سے متعلق نظریہ کو غلط قرار دیتے ہوئے بیت اللہ کی فضیلت و اہمیت کو اُجاگر کیا گیا ہے۔

6- بہترین اُمت

اُمتِ مسلمہ کو بہترین اُمت کہا گیا ہے کیوں کہ وہ لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔

7- اتفاق و اتحاد کی ضرورت و اہمیت

اُمتِ مسلمہ کو باہمی اتفاق و اتحاد اور محبت و الفت کی اہمیت سے آگاہ کیا گیا ہے۔

8- امر بالمعروف و نہی عن المنکر

لوگوں کو نیکی کا حکم دینے اور بدی سے روکنے کی تلقین کی گئی ہے۔

9- جنگ بدر اور اُحد کا ذکر

جنگ بدر کا مختصر اور جنگ اُحد کا مفصل ذکر ہے۔ دونوں غزوات میں فرشتوں کی امداد کا تذکرہ، مومنوں کے لیے تسلی، منافقین کی سرزنش کی گئی ہے۔

10- بخل پر وعید

بخل پر وعید کی گئی ہے کہ بخیل کو روزِ قیامت ایک طوق پہنایا جائے گا۔

11- صبر کی تلقین

صبر کی تلقین مؤثر انداز میں کی گئی ہے۔ صبر کا مضمون بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ صبر کرنا بڑی ہمت کا کام ہے۔

12- جہاد سے متعلق ہدایات

کافروں سے مرعوب نہ ہونے، جہاد اور میدانِ جنگ میں ثابت قدم رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

13- فلاح و کامیابی کے اصول

سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن کے اختتام پر فلاح و کامیابی کے اُصول بیان فرمائے گئے ہیں۔

سوال 4: سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن کے اہم علمی و عملی نکات تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن کے مطالعہ سے جو علمی اور عملی نکات معلوم ہوتے ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

1- قرآن مجید اللہ کی طرف سے نازل شدہ کتاب ہے۔ اس کی آیات کا انکار کرنے والوں کے لیے سخت عذاب کی وعید ہے۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن:4)

2- متشابہات کا حقیقی علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن:7)

3- جن لوگوں نے کفر کیا ان کے مال اور اولاد ان کے کچھ بھی کام نہیں آئیں گے یہ لوگ جہنم کی آگ کا ایندھن ہیں۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن:10)

4- دُنیاوی زیب و زینت اور مال و اسباب عارضی اور فانی ہیں۔ آخرت کی زندگی دائمی ہے۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن:14)

5- صبر کرنا، سچائی کی راہ اختیار کرنا، فرماں برداروں کا رویہ اپنانا، اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنا اور تہجد کے وقت استغفار کرنا جنت والوں کی نشانیاں ہیں۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن:17)

6- حق کی مخالفت میں حسد، بغض، ضد اور ہٹ دھرمی کا رویہ انسان کے لیے ہدایت سے محرومی کا سبب بن جاتا ہے۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن:19)

7- بادشاہت، عزت اور ذلت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن:26)

8- اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کے لیے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی اتباع ضروری ہے۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن:31)

9- بے شک اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن:37)

10- صبح و شام کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر کسی حالت میں نہیں چھوڑنا چاہیے، اگر زبان سے ممکن نہ ہو تو دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہنا چاہیے۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن:41)

11- دین کی دعوت کا ایک عمدہ اصول یہ ہے کہ ان امور پر بات کی جائے جن پر سننے والوں کا اتفاق ہے۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن:64)

12- کسی شخصیت سے محبت اور تعلق کی اصل دلیل اس کی پیروی کرنا ہے۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن:68)

13- کسی بُرے شخص میں بھی کوئی اچھی بات ہو سکتی ہے اور کسی بُرے گروہ میں بھی کوئی شخص اچھا ہو سکتا ہے۔ عدل کا تقاضا یہ ہے کہ کسی شخص میں کوئی اچھی بات نظر آئے تو اس کا اعتراف کیا جائے۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن:75)

14- تمام انبیاء علیہم السلام دینِ اسلام ہی کی تعلیم لے کر آئے۔ دینِ اسلام کے سوا کوئی اور نظامِ زندگی اللہ تعالیٰ کے ہاں قابلِ قبول نہیں۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن:85،84)

15- اہلِ ایمان کو چاہیے کہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد رکھیں، گناہوں سے بچتے رہیں اور ایسی زندگی گزاریں کہ جب بھی موت آئے تو اسلام کی حالت میں آئے۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن:102)

16- اُمتِ مسلمہ کو بہترین اُمت قرار دیا گیا ہے۔ اسے یہ شرف تب حاصل ہوگا جب یہ اُمت لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچائے گی۔
(سُوۡرَۃُ اٰلِ عِمۡرٰنَ:110)

17- اہل ایمان کو چاہیے کہ وہ غیروں کو اپنا رازداں نہ بنائیں، وہ تمھیں نقصان پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیں گے۔
(سُوۡرَۃُ اٰلِ عِمۡرٰنَ:118)

18- خوش حالی اور تنگی دونوں حالتوں میں خرچ کرنا، غصہ پی جانا، لوگوں کے قصور مُعاف کر دینا، دوسروں کے ساتھ احسان کا معاملہ کرنا، گناہوں پر فوراً توبہ کر لینا اور گناہوں پر ہٹ دھرمی اختیار نہ کرنا ایمان والوں کا شیوہ ہے۔
(سُوۡرَۃُ اٰلِ عِمۡرٰنَ:133 تا 135)

19- غموں اور مصائب کی ایک اہم حکمت یہ ہے کہ ایمان والوں کی تربیت ہو اور وہ کسی نقصان پر مستقل پریشانی کا شکار نہ ہوں۔ ہر غم سے بڑا جو کوئی غم ہوتا ہے تو مقامِ شکر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بڑے غم سے بچالیا۔ (سُوۡرَۃُ اٰلِ عِمۡرٰنَ:153)

20- ایک غلطی سے دوسری غلطی جنم لیتی ہے۔ گناہ کا ارتکاب ہونے پر فوراً اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کر لینی چاہیے۔
(سُوۡرَۃُ اٰلِ عِمۡرٰن:155)

21- شہداء اللہ کے ہاں زندہ ہیں اور اپنے رب سے رزق پاتے ہیں۔ (سُوۡرَۃُ اٰلِ عِمۡرٰنَ:169)

22- ہر ایک کو موت آنی ہے، دُنیا کی زندگی عارضی اور دھوکے کا سامان ہے۔ اصل معاملہ یہ ہے کہ جو جہنّم کی آگ سے بچایا گیا اور جنّت میں داخل ہوا وہی کامیاب ہوا۔ (سُوۡرَۃُ اٰلِ عِمۡرٰنَ:185)

23- عقل مند وہ ہیں جو ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھتے ہیں اور کائنات پر غور و فکر کرتے ہیں اور تسلیم کرتے ہیں کہ یہ سب کچھ بے کار پیدا نہیں کیا گیا۔ پھر اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ ہماری تخلیق بھی بے کار نہیں ہے۔ (سُوۡرَۃُ اٰلِ عِمۡرٰنَ:191)

24- اہلِ ایمان کو صبر اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سرحدوں کی حفاظت کے لیے کمر بستہ رہنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے رہنا چاہیے۔ ان باتوں کو اختیار کریں گے تو دُنیا اور آخرت میں کامیاب ہوں گے۔ (سُوۡرَۃُ اٰلِ عِمۡرٰنَ:200)

(۳) سُوۡرَۃُ اٰلِ عِمۡرٰنَ مَدَنِیَّۃٌ (۸۹)

سُوۡرَۃُ اٰلِ عِمۡرٰن مدنی ہے (آیات: ۲۰۰/رکوع: ۲۰)

نوٹ: سُوۡرَۃُ اٰلِ عِمۡرٰنَ کی آیاتِ مبارکہ ۲۶، ۲۷، ۱۰۲ تا ۱۰۴، ۱۲۳ تا ۱۲۵، ۱۳۴ اور ۱۹۰ تا ۱۹۴ کے بامحاورہ ترجمہ کا امتحان لیا جائے گا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

سُوۡرَۃُ اٰلِ عِمۡرٰنَ: آیات ۲۶، ۲۷

قُلِ	اللّٰھُمَّ	مٰلِكَ	الۡمُلۡكِ	تُؤۡتِی	الۡمُلۡكَ	مَنۡ تَشَآءُ	وَتَنۡزِعُ	الۡمُلۡكَ	مِمَّنۡ
آپ کہیں	اے اللہ	مالک	مُلک	تو دے	مُلک	جسے تو چاہے	اور چھین لے	مُلک	جس سے

(اے نبی خَاتَمَ النَّبِیّٖن ﷺ) یوں عرض کیجیے اے اللہ! (کل) بادشاہی کے مالک تُو جسے چاہے بادشاہی عطا فرماتا ہے اور جس سے چاہے بادشاہی چھین لیتا ہے

تَشَآءُ	وَتُعِزُّ	مَنۡ تَشَآءُ	وَتُذِلُّ	مَنۡ تَشَآءُ	بِیَدِكَ	الۡخَیۡرُ	اِنَّكَ	عَلٰی	كُلِّ
تو چاہے	اور عزت دے	جسے تو چاہے	اور ذلیل کر دے	جسے تو چاہے	تیرے ہاتھ میں	تمام بھلائی	بے شک تو	پر	ہر

اور تُو جسے چاہے عزت عطا فرماتا ہے اور جسے چاہے ذلیل کرتا ہے، ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے، بے شک تُو ہر

شَیۡءٍ	قَدِیۡرٌ ۝	تُوۡلِجُ	الَّیۡلَ	فِی النَّهَارِ	وَتُوۡلِجُ	النَّهَارَ	فِی الَّیۡلِ	وَتُخۡرِجُ	الۡحَیَّ
چیز	قادر	تو داخل کرتا ہے	رات	دن میں	اور داخل کرتا ہے	دن	رات میں	اور تو نکالتا ہے	زندہ

چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ تُو ہی رات کو دن میں داخل فرماتا ہے اور دن کو رات میں داخل فرماتا ہے اور تُو مُردہ سے زندہ کو نکالتا ہے

مِنَ	الۡمَیِّتِ	وَتُخۡرِجُ	الۡمَیِّتَ	مِنَ	الۡحَیِّ	وَتَرۡزُقُ	مَنۡ تَشَآءُ	بِغَیۡرِ حِسَابٍ ۝
سے	مُردہ	اور تو نکالتا ہے	مُردہ	سے	زندہ	اور تو رزق دیتا ہے	جسے تو چاہے	بے حساب

اور تُو ہی زندہ سے مُردہ کو نکالتا ہے اور تُو جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے۔

سُوۡرَۃُ اٰلِ عِمۡرٰنَ: آیات ۱۰۲ تا ۱۰۴

یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیۡنَ	اٰمَنُوا	اتَّقُوا	اللّٰهَ	حَقَّ	تُقٰتِهٖ	وَلَا تَمُوۡتُنَّ	اِلَّا
اے	وہ جو کہ	ایمان لائے	تم ڈرو	اللہ	حق	اس سے ڈرنا	اور تم ہرگز نہ مرنا	مگر

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اُس سے ڈرنے کا حق ہے اور تم ہرگز نہ مرنا مگر

وَاَنْتُمْ	مُسْلِمُوْنَ ۝	وَاعْتَصِمُوْا	بِحَبْلِ	اللّٰهِ	جَمِيْعًا	وَّلَا	تَفَرَّقُوْا	وَاذْكُرُوْا
اور تم	مسلمان (جمع)	اور مضبوطی سے پکڑ لو	رسی کو	اللہ	سب مل کر	اور نہ	آپس میں تفرقہ ڈالو	اور یاد کرو

اس حالت میں کہ تم مسلمان ہو۔ اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ نہ ڈالو اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد

نِعْمَتَ	اللّٰهِ	عَلَيْكُمْ	اِذْ كُنْتُمْ	اَعْدَآءً	فَاَلَّفَ	بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ	فَاَصْبَحْتُمْ	بِنِعْمَتِهٖۤ
نعمت	اللہ	تم پر	جب تم تھے	دشمن	تو اُلفت ڈال دی	تمھارے دلوں میں	تو تم ہو گئے	اس کے فضل سے

جب تم آپس میں دشمن تھے تو اُس (اللہ) نے تمھارے دلوں میں الفت ڈال دی پھر تم اُس (اللہ) کی نعمت سے بھائی بھائی ہو گئے

اِخْوَانًا	وَكُنْتُمْ	عَلٰى	شَفَا	حُفْرَةٍ	مِّنَ	النَّارِ	فَاَنْقَذَكُمْ	مِّنْهَا	كَذٰلِكَ	يُبَيِّنُ
بھائی بھائی	اور تم تھے	پر	کنارہ	گڑھا	سے (کے)	آگ	تو تمھیں بچا لیا	اس سے	اسی طرح	واضح کرتا ہے

اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے پس اس (اللہ) نے تمھیں اُس سے بچا لیا اسی طرح

اللّٰهُ	لَكُمْ	اٰيٰتِهٖ	لَعَلَّكُمْ	تَهْتَدُوْنَ ۝	وَلْتَكُنْ	مِّنْكُمْ	اُمَّةٌ	يَّدْعُوْنَ	اِلَى
اللہ	تمھارے لیے	اپنی آیات	تاکہ تم	ہدایت پاؤ	اور چاہیے کہ ہو	تم سے (میں)	ایک جماعت	وہ بلائے	طرف

اللہ تمھارے لیے اپنی آیات واضح فرماتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔ اور چاہیے کہ تم میں سے ایک جماعت ہو جو خیر کی طرف بلائے

الْخَيْرِ	وَيَاْمُرُوْنَ	بِالْمَعْرُوْفِ	وَيَنْهَوْنَ	عَنِ الْمُنْكَرِ	وَاُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْمُفْلِحُوْنَ ۝
بھلائی	اور وہ حکم دے	اچھے کاموں کا	اور وہ روکے	برائی سے	اور یہی لوگ	وہ	فلاح پانے والے

اور نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ: آیات ۱۲۳ تا ۱۲۵

وَلَقَدْ	نَصَرَكُمُ	اللّٰهُ	بِبَدْرٍ	وَّاَنْتُمْ	اَذِلَّةٌ	فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُوْنَ ۝
اور البتہ	مدد کر چکا تمھاری	اللہ	بدر میں	جب کہ تم	کمزور	تو ڈرو	اللہ	تاکہ تم	شکر گزار ہو

اور (مسلمانو!) یقیناً اللہ تمھاری بدر میں بھی مدد فرما چکا ہے جب تم کمزور تھے تو اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو تاکہ تم شکر ادا کرو

اِذْ تَقُوْلُ	لِلْمُؤْمِنِيْنَ	اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ	اَنْ	يُّمِدَّكُمْ	رَبُّكُمْ	بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ	مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ
جب آپ کہنے لگے	مومنوں کو	کیا کافی نہیں تمھارے لیے	کہ	مدد کرے تمھاری	تمھارا رب	تین ہزار سے	فرشتوں سے

(اے نبی خاتم النبیین ﷺ! یاد کیجیے) جب آپ مومنوں سے فرما رہے تھے کیا تمھارے لیے یہ کافی نہیں ہے کہ تمھارا رب تمھاری مدد فرمائے تین ہزار نازل کردہ فرشتوں سے

مُنْزَلِيْنَ ۝	بَلٰٓى	اِنْ تَصْبِرُوْا	وَتَتَّقُوْا	وَيَاْتُوْكُمْ	مِّنْ	فَوْرِهِمْ	هٰذَا
اُتارے ہوئے	کیوں نہیں	اگر تم صبر کرو	اور پرہیزگاری کرو	اور تم پر آئیں	سے	فوراً۔ وہ	یہ

(ہاں) کیوں نہیں! اگر تم صبر کرو اور (اللہ کی نافرمانی سے) بچو اور اگر وہ (کافر) تم پر اسی وقت جوش سے حملہ آور ہو جائیں

يُمْدِدْكُمْ	رَبُّكُمْ	بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ	مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ	مُسَوِّمِيْنَ ۝
مدد کرے گا تمھاری	تمھارا رب	پانچ ہزار	فرشتوں سے	نشان زدہ

(تو) تمھارا رب۔ تمھاری مدد فرمائے گا پانچ ہزار نشان زدہ فرشتوں سے۔

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ: آیت ۱۳۴

الَّذِيْنَ	يُنْفِقُوْنَ	فِي السَّرَّآءِ	وَالضَّرَّآءِ	وَالْكٰظِمِيْنَ	الْغَيْظَ
جو لوگ	خرچ کرتے ہیں	خوش حالی میں	اور تنگ دستی	اور ضبط کرتے	غصہ

(وہ پرہیزگار) جو خوش حالی اور تنگ دستی میں خرچ کرتے ہیں اور جو غصہ کو ضبط کرنے والے ہیں

وَالْعَافِيْنَ	عَنِ	النَّاسِ	وَاللّٰهُ	يُحِبُّ	الْمُحْسِنِيْنَ ۝
اور درگزر کرتے ہیں	سے	لوگوں	اور اللہ	محبت رکھتا ہے	احسان کرنے والے

اور جو لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ نیک لوگوں سے محبت فرماتا ہے۔

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ: آیات ۱۹۰ تا ۱۹۴

اِنَّ	فِيْ	خَلْقِ	السَّمٰوٰتِ	وَالْاَرْضِ	وَاخْتِلَافِ	الَّيْلِ	وَالنَّهَارِ	لَاٰيٰتٍ
بے شک	میں	پیدائش	آسمان (جمع)	اور زمین	اور آنا جانا	رات	اور دن	نشانیاں ہیں

بے شک آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق میں اور رات اور دن کے آنے جانے میں یقیناً عقل مندوں کے لیے نشانیاں ہیں۔

لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۝	الَّذِيْنَ	يَذْكُرُوْنَ	اللّٰهَ	قِيٰمًا	وَّقُعُوْدًا	وَّعَلٰى	جُنُوْبِهِمْ	وَيَتَفَكَّرُوْنَ
عقل والوں کے لیے	جو لوگ	یاد کرتے ہیں	اللہ	کھڑے	اور بیٹھے	اور اوپر	اپنی کروٹیں	اور وہ غور کرتے ہیں

وہ جو اللہ کو یاد کرتے رہتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے ہوئے اور آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق میں غور و فکر کرتے رہتے ہیں

فِيْ خَلْقِ	السَّمٰوٰتِ	وَالْاَرْضِ	رَبَّنَا	مَا	خَلَقْتَ	هٰذَا	بَاطِلًا	سُبْحٰنَكَ
پیدائش میں	آسمانوں	اور زمین	اے ہمارے رب	نہیں	تو نے پیدا کیا	یہ	بے فائدہ	تو پاک ہے

(اور پکار اٹھتے ہیں) اے ہمارے ربّ! تُو نے یہ سب بے مقصد پیدا نہیں فرمایا تُو (ہر عیب سے) پاک ہے

فَقِنَا	عَذَابَ	النَّارِ ۝	رَبَّنَآ	اِنَّكَ	مَنْ	تُدْخِلِ	النَّارَ	فَقَدْ
تو ہمیں بچالے	عذاب	آگ (دوزخ)	اے ہمارے رب	بے شک تو	جو۔ جس	داخل کیا	آگ (دوزخ)	تو ضرور

پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔ اے ہمارے ربّ! بے شک جسے تُو نے آگ میں داخل کر دیا تو یقیناً

اَخْزَيْتَهٗ	وَمَا	لِلظّٰلِمِيْنَ	مِنْ	اَنْصَارٍ ۝	رَبَّنَآ	اِنَّنَا	سَمِعْنَا	مُنَادِيًا
تو نے اس کو رسوا کیا	اور نہیں	ظالموں کے لیے	کوئی	مددگار	اے ہمارے رب	بے شک ہم نے	سنا	پکارنے والا

اسے تُو نے رُسوا کر دیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہو گا۔ اے ہمارے ربّ! بے شک ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا

يُنَادِيْ	لِلْاِيْمَانِ	اَنْ اٰمِنُوْا	بِرَبِّكُمْ	فَاٰمَنَّا ۖ	رَبَّنَا	فَاغْفِرْ لَنَا	ذُنُوْبَنَا
پکارتا ہے	ایمان کے لیے	کہ ایمان لے آؤ	اپنے رب پر	سو ہم ایمان لائے	اے ہمارے رب	تو بخش دے ہمیں	ہمارے گنا[ہ]

جو ایمان کے لیے پکار رہا تھا کہ اپنے ربّ پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے اے ہمارے ربّ! پس ہمارے گناہ بخش د[ے]

وَ كَفِّرْ عَنَّا	سَيِّاٰتِنَا	وَتَوَفَّنَا	مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿١٩٣﴾	رَبَّنَا	وَاٰتِنَا	مَا	وَعَدْتَّنَا
اور دور کر دے ہم سے	ہماری برائیاں	اور ہمیں وفات دے	نیکوں کے ساتھ	اے ہمارے رب	اور ہمیں دے	جو	تونے ہم سے وعدہ کیا

اور ہماری برائیاں مٹا دے اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ وفات دے۔ اے ہمارے ربّ! اور ہمیں وہ سب عطا فرما جس کا تُو نے ہم سے وعدہ فرمایا ہ[ے]

عَلٰى	رُسُلِكَ	وَلَا تُخْزِنَا	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ	اِنَّكَ	لَا تُخْلِفُ	الْمِيْعَادَ ﴿١٩٤﴾
پر (ذریعہ)	اپنے رسول (جمع)	اور نہ رسوا کر ہمیں	قیامت کے دن	بے شک تو	نہیں خلاف کرتا	وعدہ

اپنے رسولوں کے ذریعہ اور روزِ قیامت ہمیں رُسوا نہ کرنا بے شک تُو وعدے کے خلاف نہیں فرما[تا]

نوٹ: سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کا تعارف، وجہِ تسمیہ، پس منظر، مرکزی خیال، مضامین، علمی و عملی نِکات، آیت نمبر 26، 27، 102 تا 104، 123، 125، 134 اور 190 تا 194 کا بامحاورہ ترجمہ اور منتخب ذخیرۂ الفاظِ قرآنی کے معانی گیارھویں جماعت کے اِمتحانات کا نصاب ہیں۔ ان کی روشنی م[یں] کثیر الانتخابی، مختصر جوابی اور تفصیلی سوالات پر مبنی امتحان لیا جائے گا۔

ذخیرہ قرآنی الفاظ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تُؤْتِيْ	تو عطا فرماتا ہے	تَنْزِعُ	تو چھین لیتا ہے
تُعِزُّ	تو عزت عطا فرماتا ہے	تُذِلُّ	تو ذلیل کرتا ہے
تُوْلِجُ	تو داخل کرتا ہے	تُخْرِجُ	تو نکالتا ہے
اَنْ يُّمِدَّكُمْ	کہ تمھاری مدد فرمائے	مُسَوِّمِيْنَ	نشان زدہ
خَلْقِ	تخلیق	لِاُولِي الْاَلْبَابِ	عقل مندوں کے لیے
قِيٰمًا	کھڑے کھڑے	قُعُوْدًا	بیٹھے بیٹھے
عَلٰى جُنُوْبِهِمْ	لیٹے ہوئے	سُبْحٰنَكَ	تو پاک ہے
فَقِنَا	تو ہمیں بچالے	اَخْزَيْتَهٗ	تو نے اسے رُسوا کر دیا
اَنْصَارٍ	مددگار	مُنَادِيًا	پکارنے والا
ذُنُوْبَنَا	ہمارے گناہ	سَيِّاٰتِنَا	ہماری برائیاں
الْاَبْرَارِ	نیک لوگ	لَا تُخْزِنَا	ہمیں رُسوا مت کرنا
لَا تُخْلِفُ	تو خلاف نہیں فرماتا	الْمِيْعَادَ	وعدہ

مشقی سوالات کے جوابات

سوال 1: درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

(i) آل عمران کا معنٰی ہے:

(الف) عمران کے پڑوسی (ب) عمران کا قبیلہ

(ج) عمران کا خاندان (د) عمران کے رشتے دار

(ii) سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کی آیات کی تعداد ہے:

(الف) 75 (ب) 129

(ج) 200 (د) 286

(iii) حضرت عمران نانا ہیں:

(الف) حضرت یونس علیہ السلام کے (ب) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے

(ج) حضرت زکریا علیہ السلام کے (د) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے

(iv) سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کی آیت اکسٹھ (61) کہلاتی ہے:

(الف) آیتِ احسان (ب) آیتِ مباہلہ

(ج) آیتِ سجدہ (د) آیتِ عدل

(v) نجران کا وفد مدینہ منورہ آیا تھا:

(الف) جاسوسی کرنے (ب) مناظرہ کرنے

(ج) جنگ کرنے (د) تجارت کرنے

(vi) سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن میں جن دو جنگوں کا ذکر ہے:

(الف) یرموک اور یمامہ (ب) تبوک اور موتہ

(ج) بدر اور اُحد (د) خندق اور حنین

(vii) غزوۂ اُحد میں مشرکینِ مکہ کے لشکر کی قیادت کی:

(الف) ابوسفیان نے (ب) امیہ بن خلف نے

(ج) ابولہب نے (د) ابوجہل نے

(viii) غزوۂ اُحد میں شہید ہونے والے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں:

(الف) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ix) غزوۂ اُحد میں مسلمان شہدا کی تعداد ہے:

(الف) پچاس (ب) ساٹھ

(ج) ستر (د) اسی

(x) سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن میں خصوصیت کے ساتھ خطاب ہے:
(الف) اہلِ کتاب کو (ب) اہلِ علم کو
(ج) اہلِ یمن کو (د) اہلِ عرب کو

(xi) سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن میں بہترین اُمت قرار دیا گیا ہے:
(الف) بنی اسرائیل کو (ب) اہلِ مدین کو
(ج) قومِ سبا (د) امت مسلمہ کو

(xii) اُمتِ مسلمہ کو سب سے زیادہ ضرورت ہے:
(الف) انفرادی قوت کی (ب) اتفاق واتحاد کی
(ج) ریاستوں کی (د) وسائل کی

(xiii) اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہیے:
(الف) غم کی حالت میں (ب) خوشی کی حالت میں
(ج) جنگ کی حالت میں (د) ہر حالت میں

(xiv) ''اہلِ کتاب کی غلطیوں کا پردہ چاک کرنا اور اہلِ اسلام کو اُن کی ذمہ داریوں کا احساس دلانا'' مرکزی موضوع ہے:
(الف) سُوْرَۃُ الرَّحْمٰنِ کا (ب) سُوْرَۃُ یٰسٓ کا
(ج) سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن کا (د) سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ کا

(xv) مسلمان کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنا چاہیے:
(الف) بدحالی میں (ب) خوشحالی میں
(ج) مفلسی میں (د) ہر حال میں

جوابات

(i) عمران کا خاندان	(ii) 200	(iii) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے	(iv) آیت مباہلہ	(v) مناظرہ کرنے
(vi) بدرواُحد	(vii) ابوسفیان نے	(viii) حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ	(ix) شر	(x) اہلِ کتاب کو
(xi) اُمتِ مسلمہ کو	(xii) اتفاق واتحاد	(xiii) ہر حالت میں	(xiv) سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن کا	(xv) ہر حال میں

سوال 2: مختصر جواب دیجیے:

(i) آلِ عمران سے کون مراد ہیں؟
جواب: عمران حضرت مریم علیہا السلام کے والد کا نام ہے، حضرت مریم علیہا السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ہیں اور بہت فضیلت والی خاتون ہیں۔ ''آلِ عمران'' کا مطلب ہے: ''عمران کا خاندان''۔

(ii) سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن میں کن دو غزوات کا ذکر ہے؟
جواب: سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن میں درج ذیل دو غزوات کا ذکر ہے:
1- غزوۂ بدر 2- غزوۂ احد

(iii) سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن کی فضیلت میں ایک حدیث نبوی تحریر کریں۔
جواب: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو روشن سورتوں سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ اور سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن کو پڑھا کرو، کیو
دونوں قیامت کے دن اس طرح آئیں گی جیسے بادل ہوں یا جیسے پرندوں کی دو صف بستہ جماعتیں ہوں نیز وہ اپنے پڑھنے والوں
شفاعت کریں گی۔
(صحیح مسلم، حدیث

(iv) غزوۂ اُحد کب اور کہاں پیش آیا؟
جواب: غزوۂ اُحد سات شوال المکرم تین ہجری بروز ہفتہ مدینہ منورہ کے قریب اُحد نامی پہاڑ کے پاس پیش آیا۔

(v) غزوۂ اُحد سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟
جواب: غزوۂ اُحد سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ کے حکم کو فراموش کرنے اور نظم وضبط ترک کرنے سے نقصان ہو سک

(vi) سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن کا مرکزی مضمون کیا ہے؟
جواب: سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن کا مرکزی مضمون ''اہلِ کتاب کی غلطیوں کا پردہ چاک کرنا اور اہلِ اسلام کو ان کی ذمہ داریوں کا احساس دلانا'' ہے

(vii) سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن میں کن دو گروہوں سے خطاب ہے؟
جواب: سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن کا خطاب خصوصیت کے ساتھ دو گروہوں کی طرف ہے:
1- ایک اہلِ کتاب یعنی یہودی اور مسیحی۔
2- دوسرے وہ لوگ جو حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ پر ایمان لائے ہیں۔

(viii) سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن میں کس اُمت کو بہترین اُمت قرار دیا گیا ہے؟
جواب: سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن میں اُمتِ مسلمہ کو بہترین اُمت قرار دیا گیا ہے۔

(ix) غموں اور مصائب کی کیا حکمت ہے؟
جواب: غموں اور مصائب کی حکمت یہ ہے کہ ایمان والوں کی تربیت ہو اور وہ کسی نقصان پر مستقل پریشانی کا شکار نہ ہوں۔ ہر غم سے بڑا بھی کوئی
ہے تو مقامِ شکر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بڑے غم سے بچا لیا۔

(x) سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن میں کن لوگوں کو عقل مند قرار دیا گیا ہے؟
جواب: عقل مند وہ ہیں جو ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھتے ہیں اور کائنات پر غور وفکر کرتے ہیں اور تسلیم کرتے ہیں کہ یہ سب کچھ بے کار پیدا ن
گیا۔ پھر اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ ہماری تخلیق بھی بے کار نہیں ہے۔

سوال 3: تفصیلی جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن کا تعارف اور خصوصیات تحریر کریں۔
جواب: دیکھیے سوال 1

(ii) غزوۂ اُحد پر مفصل نوٹ لکھیں۔
جواب: دیکھیے سوال 2

(iii) سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن کے بنیادی مضامین اور اہم نِکات پر روشنی ڈالیں۔
جواب: دیکھیے سوال 4،3

سوال4: درج ذیل قرآنی الفاظ کا ترجمہ لکھیں:

تُؤْتِي ، تُخْرِجُ ، لَا تُخْزِنَا ، اَلْاَبْرَارِ ، تُعِزُّ ، مُسَوِّمِيْنَ ، اَلْمِيْعَادَ ، لَا تُخْلِفُ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تُؤْتِي	تو عطا کرتا ہے	تُخْرِجُ	تو نکالتا ہے
لَا تُخْزِنَا	تو ہمیں رسوا نہ کرنا	اَلْاَبْرَارِ	نیک لوگ
تُعِزُّ	تو عزت دیتا ہے	مُسَوِّمِيْنَ	نشان زدہ
اَلْمِيْعَادَ	وعدہ	لَا تُخْلِفُ	تو خلاف نہیں کرتا

سوال5: درج ذیل قرآنی آیات کا ترجمہ لکھیں۔

(i) تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۔ (۲۷)

ترجمہ: تو ہی رات کو دن میں داخل فرماتا ہے اور دن کو رات میں داخل فرماتا ہے اور تو مُردہ سے زندہ کو نکالتا ہے اور تو ہی زندہ سے مُردہ کو نکالتا ہے اور تو جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے۔

(ii) وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔ (۱۰۴)

ترجمہ: اور چاہیے کہ تم میں سے ایک جماعت ہو جو خیر کی طرف بلائے اور نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

(iii) بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِھِمْ ھٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰۗىِٕكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ۔ (۱۲۵)

ترجمہ: (ہاں) کیوں نہیں! اگر تم صبر کرو اور (اللہ کی نافرمانی سے) بچو اور اگر وہ (کافر) تم پر اسی وقت جوش سے حملہ آور ہو جائیں (تو) تمہارا رب تمہاری مدد فرمائے گا پانچ ہزار نشان زدہ فرشتوں سے۔

(iv) الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّاۗءِ وَالضَّرَّاۗءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۔ (۱۳۴)

ترجمہ: (وہ پرہیزگار) جو خوش حالی اور تنگ دستی میں خرچ کرتے ہیں اور جو غصہ کو ضبط کرنے والے ہیں اور جو لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ نیک لوگوں سے محبت فرماتا ہے۔

(v) رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۔ (۱۹۲)

اے ہمارے رب! بے شک جسے تو نے آگ میں داخل کر دیا تو یقیناً اسے تو نے رسوا کر دیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

دلچسپ معلومات

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے عظیم الشان پیغمبر ہیں۔ آپ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بہت سے معجزات عطا فرمائے تھے، جن میں سے چار کا ذکر سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کی آیت 49 میں آیا ہے۔ آپ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے مُردوں کو زندہ کر دیتے تھے۔ مادر زاد نابینا کو بینا اور کوڑھ زدہ کو صحت مند کر دیتے تھے۔ آپ علیہ السلام مٹی سے پرندہ بنا کر اُس میں پھونک مارتے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُس میں روح پڑ جاتی تھی۔ اسی طرح آپ علیہ السلام یہ بھی بتا دیتے تھے کہ کس نے کیا کھایا اور گھر میں کیا ذخیرہ کر رکھا ہے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

• سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کی آیتیں 32-31 (قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؀ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ؀) کی روشنی میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی اتباع اور آپ سے محبت کے تقاضوں سے آگاہی حاصل کریں۔

جواب: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی اتباع اور محبت

ترجمہ: (اے حبیب!) آپ (خاتم النبیین ﷺ) فرما دیں: اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تب اللہ تمھیں (اپنا) محبوب بنا لے گا اور تمھارے لیے تمھارے گناہ معاف فرما دے گا، اور اللہ نہایت بخشنے والا مہربان ہے۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ: 31) کہہ دو اللہ اور اس کے رسول (خاتم النبیین ﷺ) کی فرماں برداری کرو، پھر اگر وہ منہ موڑیں تو اللہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ:32)

حضور نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کی محبت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ ایک مومن کے دل میں آپ خاتم النبیین ﷺ کی محبت کا معیار اور پیمانہ کیا ہونا چاہیے؟ اس امر کو حضور نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ نے خود اپنے ارشادات عالیہ کی روشنی میں واضح فرما دیا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا، جب تک میں اسے اس کے والدین، اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں''۔ (صحیح بخاری)

یعنی والدین، اولاد، میاں بیوی، بھائیوں، بہنوں، عزیز و اقارب، دوست احباب، خاندانوں، خونی رشتوں، مناصب اور دنیا کی کسی بھی شے کی محبت جو انسان کے دل کو مرغوب اور محبوب ہوتی ہے، جس کی طلب، رغبت اور محبت کی طرف انسان کا میلان اور جھکاؤ ہوتا ہے، ان سارے میلانات اور رجحانات سے بڑھ کر حضور خاتم النبیین ﷺ سے محبت کرنا ایمان ہے۔ گویا جب تک کسی مسلمان کے دل میں کائنات اور عالم خلق کی ساری محبتوں سے بڑھ کر حضور خاتم النبیین ﷺ کی محبت نہ ہو تو وہ مومن نہیں ہوسکتا۔

حب رسول خاتم النبیین ﷺ کا تقاضا ہے کہ حضور خاتم النبیین ﷺ کی پیروی کی جائے، جس کام سے آپ خاتم النبیین ﷺ منع کر دیں اس سے رک جائیں اور جس کام کے کرنے کا حکم دیں اسے بجا لائیں۔ نیز آپ خاتم النبیین ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا آخری رسول تسلیم کریں۔

• سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کی آیت 159 (فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَھُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۠ فَاعْفُ عَنْھُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَھُمْ وَشَاوِرْھُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَي اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ) کی روشنی میں آداب معاشرت و مشاورت کی اہمیت سے آگاہی حاصل کریں۔

جواب: آداب معاشرت و مشاورت

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی رحمت کے باعث آپ ان پر نرم دل ہیں اور اگر آپ بد زبان اور سخت دل ہوتے تو یہ سب آپ کے پاس سے چھٹ جاتے، سو آپ ان سے درگزر کریں اور ان کے لیے استغفار کریں اور کام کا مشورہ ان سے کیا کریں پھر جب آپ کا پختہ ارادہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ پر بھروسا کریں بے شک اللہ تعالیٰ توکل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ:159)

اس آیت سے آداب معاشرت اور مشاورت کی اہمیت ثابت ہوتی ہے۔ دعوت دین کے لیے نرمی اور حسن اخلاق نہایت ضروری چیزیں

ہیں، بد خلقی، درشتی اور سخت دلی سے لوگ کبھی قریب نہیں آسکتے۔ جس معاشرے میں ہم رہ رہے ہیں اس کے افرادِ معاشرہ کا خیال رکھ[illegible]
تکلیف نہ پہنچانا دوسروں سے اچھا برتاؤ کرنا وغیرہ بھی اسی قبیل سے ہے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں آدابِ معاشرت کی اہمیت [illegible]
افادیت مسلمہ ہے۔

مشورہ خیر و برکت، عروج و ترقی اور نزولِ رحمت کا ذریعہ ہے، اس میں نقصان اور ندامت و شرمندگی کا کوئی [illegible]
رسولِ اکرم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے استخارہ کیا، وہ نا کام نہیں ہوا اور جس نے مشورہ کیا وہ شرمندہ [illegible]
(المعجم الاوسط للطبرانی: 6816) اہم معاملات میں باہمی مشورہ لینا آپ خاتم النبیین ﷺ اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنت ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے: مشورہ عین ہدایت ہے اور جو شخص اپنی رائے سے ہی خوش ہوگیا، وہ خطرات سے دوچار ہوا۔ (المدخل [illegible])
خلاصہ یہ کہ مشورہ ایک مہتم بالشان امر ہے، رشد و ہدایت اور خیر اس سے وابستہ ہے، جب تک مشاورت کا نظام باقی رہے گا، امن و [illegible]
ماحول رہے گا۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

- طلبہ میں قرآنِ مجید کی تلاوت کے آداب کا مذاکرہ کروائیں۔

جواب: عملی کام۔

- سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کے بنیادی مضامین (ایمانیات، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاق) پر خصوصی توجہ دیجیے۔

جواب: عملی کام۔

- سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ میں موجود قرآنی دعاؤں کی ترجمہ کے ساتھ تفہیم کا اہتمام فرمائیں۔

جواب: قرآنی دعائیں

1- ایمان پر استقامت کی دعا

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ:8)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ فرما اس کے بعد کہ تُو نے ہمیں ہدایت عطا فرمائی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما، بے شک [illegible] ہی بہت عطا فرمانے والا ہے۔

2- عذابِ نار سے بچنے کی دعا

رَبَّنَا اِنَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ:16)

ترجمہ: اے ہمارے رب! بے شک ہم ایمان لے آئے پس ہمارے گناہ معاف فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لے۔

3- نیک اولاد کے لیے دعا

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ۝ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ:38)

ترجمہ: اے میرے رب! مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما، بے شک تو دعا سننے والا ہے۔

4- اہلِ ایمان کی دعا

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ:53)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہم اُس پر ایمان لائے جو تُو نے نازل فرمایا اور ہم نے رسول کی پیروی کی پس ہمیں (بھی حق کے) گواہوں کے ساتھ

لکھ لے۔

5- گناہوں سے بخشش کی دعا

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ:147)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے، ہمارے معاملات میں ہماری زیادتیوں کو معاف فرما، ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔

6- نیک لوگوں کے ساتھ خاتمے کی دعا

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ:193)

ترجمہ: اے ہمارے رب! پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری برائیاں مٹا دے اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ وفات دے۔

- قرآنی نصوص/متن سے متعلق سوال جواب کے ذریعے طلبہ کی استعداد میں اضافہ کیجیے۔

جواب: عملی کام۔

- سابقہ اسباق کے اعادے کا اصول اپنائیں۔

جواب: عملی کام۔

- کوئز پروگرام، آن لائن ایپ اور دستاویزی فلم سے استفادہ کرتے ہوئے تدریس کی کوشش کیجیے۔

جواب: عملی کام۔

- طلبہ کو سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کے تعارف، فضائل، بنیادی مضامین اور اہم نکات پر مشتمل تفصیلی، مختصر اور کثیر الانتخابی سوالات کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کیجیے۔

جواب: عملی کام۔

- طلبہ کو سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کے منتخب الفاظ کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کیجیے۔

جواب: عملی کام۔

- طلبہ کو سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کے درج ذیل حصے کے بامحاورہ ترجمہ کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کیجیے:

سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ، آیت 26، 27 — سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ، آیت 102 تا 104 — سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ، آیت 123 تا 125
سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ، آیت 134 — سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ، آیت 190 تا 194

جواب: عملی کام۔

جانیے اور عمل کیجیے!

قرآنِ مجید اور احادیثِ مبارکہ میں مذکور دعاؤں کی بہت فضیلت ہے۔ ہمیں ان دعاؤں کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی مانگنی چاہیے۔ سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کی آیت 16 میں ایک ایسی ہی دعا مذکور ہے:

رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کی آیات 8-9، 38 اور 193-194 میں بھی دعائیں مذکور ہیں۔ روزمرہ زندگی میں ان دعاؤں کا اہتمام کیجیے۔

اضافی کثیر الانتخابی سوالات

-1 سُورَۃُ آلِ عِمْرٰنَ قرآنی ترتیب سے کون سی سورت ہے؟

(A) دوسری (B) تیسری
(C) چوتھی (D) پانچویں

-2 سُورَۃُ آلِ عِمْرٰنَ کی کل آیات ہیں:

(A) 197 (B) 198
(C) 199 (D) 200

-3 حضرت مریم علیہا السلام کے والد کا کیا نام تھا:

(A) سلمان (B) عفان
(C) ہاشم (D) عمران

-4 عمران کا حضرت عیسٰی علیہ السلام سے رشتہ تھا:

(A) دادا کا (B) نانا کا
(C) تایا کا (D) ماموں کا

-5 سُورَۃُ آلِ عِمْرٰنَ کا نام بھی ہے:

(A) ایمان (B) مریم
(C) امان (D) بنی اسرائیل

-6 سورۃ زہرا کہتے ہیں:

(A) سورۃ البقرہ کو (B) سورۃ آل عمران کو
(C) سورۃ توبہ کو (D) سورۃ انفال کو

-7 سورۃ آل عمران کی آیت نمبر اکسٹھ (61) کہلاتی ہے:

(A) آیت مباہلہ (B) آیت متدین
(C) آیت دیت (D) آیت قصاص

-8 نصاریٰ بڑی تعداد میں آباد تھے:

(A) بخارا میں (B) یمن میں
(C) طائف میں (D) نجران میں

-9 نجران کے عیسائیوں کا وفد مشتمل تھا:

(A) 50افراد پر (B) 60افراد پر
(C) 70افراد پر (D) 80افراد پر

-10 نجران کے عیسائیوں کے وفد میں سرداروں کی تعداد تھی:

(A) 10 (B) 12
(C) 14 (D) 16

-11 نجران کے عیسائیوں کے وفد میں خاص لوگوں کی تعداد تھی:

(A) 3 (B) 4
(C) 5 (D) 6

-12 عیسائی حضرت عیسٰی علیہ السلام کو مانتے ہیں:

(A) صرف اللہ کا نبی (B) اللہ کا دوست
(C) اللہ کا بیٹا (D) صرف اللہ کا رسول

-13 اسلام کا پہلا غزوہ (معرکہ) کہلاتا ہے:

(A) غزوۂ بدر (B) غزوۂ اُحد
(C) غزوۂ خندق (D) غزوۂ تبوک

-14 کفار کے بڑے بڑے سردار مارے گئے:

(A) غزوۂ بدر میں (B) غزوۂ اُحد میں
(C) غزوۂ خندق میں (D) غزوۂ تبوک میں

-15 کفار نے بدلہ لینے کے لیے مدینہ پر چڑھائی کی اور غزوہ پیش آیا:

(A) بدر کا (B) خندق کا
(C) تبوک کا (D) حنین کا

-16 غزوۂ بدر اور غزوۂ اُحد کا ذکر ہے:

(A) سورۃ البقرہ میں (B) سُورَۃُ آلِ عِمْرٰنَ میں
(C) سورۃ انفال میں (D) سورۃ توبہ میں

-17 غزوۂ اُحد پیش آیا:

(A) 1ہجری میں (B) 2ہجری میں
(C) 3ہجری میں (D) 4ہجری میں

-18 غزوۂ اُحد میں کفار کے لشکر کی قیادت کر رہے تھے:

(A) ابوجہل (B) ابولہب
(C) عتبہ (D) ابوسفیان

-19 غزوۂ اُحد میں مشرکین کی تعداد تھی:

(A) 2ہزار (B) 3ہزار
(C) 4ہزار (D) 5ہزار

20- غزوۂ اُحد میں مسلمانوں کی تعداد تھی:

(A) تقریباً ایک ہزار — (B) تقریباً بارہ سو

(C) تقریباً پندرہ سو — (D) تقریباً سولہ سو

21- فیصلہ کن لڑائی نہ تھی:

(A) غزوۂ بدر — (B) غزوۂ اُحد

(C) غزوۂ خندق — (D) غزوۂ تبوک

22- مسلمانوں کو شاندار فتح نصیب ہوئی:

(A) غزوۂ بدر میں — (B) غزوۂ اُحد میں

(C) غزوۂ خندق میں — (D) غزوۂ حنین میں

23- غزوۂ اُحد میں کفار کے زرہ پوش لوگوں کی تعداد تھی:

(A) 500 — (B) 600

(C) 650 — (D) 700

24- غزوۂ اُحد میں کفار کے پاس گھوڑوں کی تعداد تھی:

(A) 100 — (B) 150

(C) 200 — (D) 250

25- غزوۂ اُحد میں کفار کے پاس اُونٹ تھے:

(A) 300 — (B) 350

(C) 400 — (D) 450

26- غزوۂ اُحد میں مسلمانوں کے لیے مخبری کی:

(A) جناب ابو طالب نے — (B) حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ نے

(C) حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے — (D) حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے

27- منافقین کے سردار کا نام تھا:

(A) عتبہ — (B) شیبہ

(C) ولید — (D) عبداللہ بن ابی

28- جنگ اُحد میں عبداللہ بن ابی بہانے سے اپنے ساتھی واپس لے گیا:

(A) 200 — (B) 300

(C) 350 — (D) 400

29- جنگ اُحد میں پہاڑ کے درّے پر تیر انداز مقرر کیے گئے:

(A) 30 — (B) 35

(C) 40 — (D) 50

30- غزوۂ اُحد میں درّے پر مقرر تیر اندازوں کی قیادت کر رہے تھے:

(A) عبداللہ بن سعید رضی اللہ عنہ — (B) عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ

(C) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ — (D) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

31- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شہید کر دیا گیا، یہ افواہ مشہور ہوئی:

(A) غزوۂ بدر میں — (B) غزوۂ اُحد میں

(C) غزوۂ خندق میں — (D) غزوۂ حنین میں

32- غزوۂ اُحد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دلیری اور جاں نثاری کا مظاہرہ کرنے والے کے لیے فرمایا:

(A) یہ دن تو امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا تھا — (B) یہ دن تو علی رضی اللہ عنہ کا تھا

(C) یہ دن تو طلحہ رضی اللہ عنہ کا تھا — (D) یہ دن تو سعد رضی اللہ عنہ کا تھا

33- آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دندان مبارک شہید ہوئے:

(A) غزوۂ بدر میں — (B) غزوۂ اُحد میں

(C) غزوۂ خندق میں — (D) غزوۂ تبوک میں

34- مصلح جماعت سے مراد لوگ ہیں:

(A) عیسائی — (B) یہودی

(C) مسلمان — (D) منافقین

35- اہل کتاب میں شامل ہیں:

(A) یہودی، مشرکین — (B) یہود و نصاریٰ

(C) مشرکین منافقین — (D) عیسائی، مشرکین

36- سود کی حرمت کا واضح اعلان کیا گیا:

(A) سورۃ البقرہ میں — (B) سورۃ آل عمران میں

(C) سورۃ انفال میں — (D) سورۃ توبہ میں

37- آخرت کی زندگی ہے:

(A) عارضی — (B) فانی

(C) دائمی — (D) متناہی

38- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع ضروری ہے:

(A) اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کے لیے — (B) فرشتوں پر ایمان لانے کے لیے

(C) کتب سماویہ پر ایمان لانے کے لیے — (D) رسولوں پر ایمان لانے کے لیے

39- کسی شخصیت سے محبت کا تعلق کی اصل دلیل ہے:

(A) اُس کے قریب رہنا — (B) اُس کی بات ماننا

(C) اُس کی پیروی کرنا — (D) اُس کے لیے مصائب برداشت کرنا

جوابات

1- (B)	2- (D)	3- (D)	4- (B)	5- (C)	6- (B)	7- (A)	8- (D)	9- (B)	10- [illegible]
11- (A)	12- (C)	13- (A)	14- (A)	15- (A)	16- (B)	17- (C)	18- (D)	19- (B)	20- [illegible]
21- (B)	22- (A)	23- (D)	24- (C)	25- (A)	26- (C)	27- (D)	28- (B)	29- (D)	30- [illegible]
31- (B)	32- (C)	33- (B)	34- (C)	35- (B)	36- (B)	37- (C)	38- (A)	39- (C)	[illegible]

اضافی مختصر جوابی سوالات

1- حضرت مریم علیہا السلام کا مختصر تعارف پیش کریں۔

جواب: حضرت مریم علیہا السلام کے والد کا نام عمران تھا۔ آپ علیہا السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ محترمہ اور بہت فضیلت والی خاتون تھیں۔

2- سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کے دو اور نام بتائیں۔

جواب: سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کے دو اور نام:

1- سورۃ زہرا　　2- سورۃ امان

3- آپ خاتم النبیین ﷺ نے سورۃ البقرہ اور سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو روشن سورتوں سورۃ البقرۃ اور سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن کو پڑھا کرو کیوں کہ یہ دونوں قیامت کے دن اس طرح آئیں گی جیسے بادل ہوں یا جس طرح پرندوں کی دو صف بستہ جماعتیں ہوں نیز وہ اپنے پڑھنے والوں کے لیے شفاعت کریں گی۔

4- مباہلہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: مباہلہ کا مطلب ہے کہ کسی عقیدے کے بارے میں مختلف آراء رکھنے والے لوگ نہایت عاجزی سے اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کریں کہ ان میں سے جو جھوٹا ہو اُس پر اللہ کی لعنت ہو۔

5- مباہلہ کا حکم نازل ہونے کے بعد آپ خاتم النبیین ﷺ نے کیا کیا؟

جواب: مباہلہ کا حکم نازل ہونے کے بعد آپ خاتم النبیین ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ، حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو لے کر نجران کے وفد کے پاس مباہلہ کے لیے تشریف لائے جب پادریوں نے یہ روشن چہرے دیکھے تو کہا کہ اگر ان سے مباہلہ کیا تو یاد رکھو تمھارا نام نشان تک مٹ جائے گا۔

6- عیسائیوں کے مباہلہ کے انکار پر آپ خاتم النبیین ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا:

جواب: عیسائیوں کے مباہلہ کے انکار پر آپ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ کا عذاب نجران کے قریب آچکا تھا اور اگر یہ مباہلہ کرتے تو انھیں جانور بنا دیا جاتا، ان کی وادی میں آگ بھڑکتی رہتی اور انھیں میٹ کر دیا جاتا یہاں تک کہ درختوں پر پرندے بھی ہلاک ہو جاتے اور سال ختم ہونے سے پہلے سارے نصاریٰ موت کے گھاٹ اُتر جاتے۔

7- غزوۂ اُحد کیوں پیش آیا؟

جواب: غزوۂ بدر میں کفار کو مسلمانوں کے ہاتھوں عبرت ناک شکست ہوئی۔ اُن کے تمام بڑے بڑے سردار مارے گئے۔ اس شکست کا بدلہ لینے کے لیے اگلے سال انھوں نے مدینہ پر چڑھائی کر دی اور غزوۂ اُحد پیش آیا۔

8- غزوۂ اُحد میں مشرکین کے لشکر کے پاس کتنا ساز و سامان تھا؟

جواب: غزوۂ اُحد میں مشرکین کا لشکر تین ہزار سے زیادہ افراد پر مشتمل تھا، جن میں سے سات سو زرہ پوش تھے، دو سو گھڑ سوار اور تین سو اُونٹ تھے۔ اس لشکر میں اشعار پڑھنے کے لیے عورتیں بھی لائی گئی تھیں۔

9- غزوۂ اُحد میں آپ خاتم النبیین ﷺ کو مشرکین کے جنگ کے ارادے کا کیسے پتہ چلا؟

جواب: غزوۂ اُحد میں آپ خاتم النبیین ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جو اس وقت مکہ مکرمہ میں تھے مشرکین کی مدینہ پر حملے کی خبر دی۔

10- غزوۂ اُحد میں عبداللہ بن ابی نے جنگ لڑنے سے کیوں انکار کر دیا؟

جواب: غزوۂ اُحد میں عبداللہ بن ابی منافقین کا سردار تھا۔ اُس نے جنگ مدینہ کے اندر رہ کر لڑنے کا مشورہ دیا جسے قبول نہ کیا گیا۔ اس کو بنیاد بناتے ہوئے کہ میرے مشورے پر عمل نہیں کیا گیا اس نے جنگ لڑنے سے انکار کر دیا۔

11- غزوۂ اُحد میں درّے کے واقعہ نے کیا ثابت کیا؟

جواب: غزوۂ اُحد میں درّے کے واقعہ نے ثابت کر دیا کہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی اطاعت نہ کرنے کی صورت میں ناقابل تلافی نقصان اٹھانا پڑ سکتا ہے۔

12- غزوۂ اُحد میں منافقین کے حوالے سے کیا فائدہ ہوا؟

جواب: غزوۂ اُحد میں عبداللہ بن ابی اور اس کے تقریباً تین سو ساتھیوں نے حصہ نہ لیا۔ وقتی طور پر مسلمانوں کے لشکر کی تعداد کم ہو گئی مگر اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ منافقین کھل کر سامنے آگئے اور ان کی وجہ سے مسلمانوں کو جو خفیہ طور پر نقصان ہو رہا تھا وہ رُک گیا۔

13- سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کا مرکزی مضمون "اہل کتاب کی غلطیوں کا پردہ چاک کرنا اور اہل اسلام کو ان کی ذمہ داریوں کا احساس دلانا ہے"۔

14- سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کے مطابق ساری دنیا کے انسانوں کا اتحاد کیسے ممکن ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کے مطابق ساری دنیا کے انسانوں کو بتا دیا گیا ہے کہ انسانوں کی تمام بکھری ہوئی جماعتوں اور گروہوں کا اتحاد و اتفاق اگر ہو سکتا ہے تو صرف اسلام کے جھنڈے کے نیچے اور رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی قیادت میں ہی ہو سکتا ہے۔

15- سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ میں کن دو گروہوں سے خصوصی خطاب کیا گیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ میں ان دو گروہوں کی طرف خصوصیت سے خطاب کیا گیا ہے:

1- اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ۔

2- اہل اسلام جو رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ پر ایمان لائے ہیں۔

16- سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ میں دنیوی و اُخروی زندگی کے متعلق کیا بتایا گیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ میں بتایا گیا ہے کہ دنیاوی زیب و زینت اور مال و اسباب عارضی اور فانی ہیں۔ آخرت کی زندگی دائمی ہے۔

17- سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کے مطابق اہل جنت کی نشانیاں بیان کریں۔

جواب: سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کے مطابق صبر کرنا، سچائی کی راہ اختیار کرنا، فرماں برداروں کا رویہ اپنانا، اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرنا اور تہجد کے وقت استغفار کرنا جنت والوں کی نشانیاں ہیں۔

18- سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ میں ہدایت سے محرومی کا سبب کیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کے مطابق حق کی مخالفت میں حسد، بغض، ضد اور ہٹ دھرمی کا رویہ انسان کے لیے ہدایت سے محرومی کا سبب بن جاتا ہے۔